الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

ارجنٹ

Name :> **malik nasir khan**
Address :> **london**
Subject :> **TALAQ**
Writer :> شاہد گل

Serial No :> **11760**
Fatwa No :>
Date :> **5/4/2011**
Email :>

Assalam-o-alaikum mufti sahab mainey do sal qabal apni biwi ko AIK TALAQ di mager dosrey roz rajoo ker lia us key bad mainey apni biwi ko dosri talaq 16 march ko di oor aik month pora honey sey pehley 11 april ko text messege key zariey us sey rajoo kia oor apney walid sahab ph bhi kerwaya key mainey tumhain apney nikah main wapis lia.ab meri wife kehti hain key 11 tarikh ko aap ney rajoo kia mager inbetween 16 march and 11th ~~march~~ April mainey apna purity haiz ka period mukamal ker lia hai isliey nikah dobara perhana parey ga oor apney walid ki razamandi key bagair woh nikah perhaney per agree nehi main aap sey potchna chahta hoon key mera nikah qaim hai ya nehi oor ager nehi raha to kia taqe bain ho gai oor ager ho gai to nikah ki koi time limit hai jis key doran main nikah ka haq rakhta hoon

plz tafseel sey jawab dain aap ki nawazish ho gi.

السلام علیکم مفتی صاحب! میں نے دوسال قبل اپنی بیوی کو ایک طلاق دی مگر دوسرے روز رجوع کرلیا اسکے بعد میں نے اپنی بیوی کو دوسری طلاق 16 مارچ کو دی اور ایک مہینہ پورا ہونے سے پہلے 11 اپریل ٹیکسٹ پیام (میسج) کے ذریعہ اس سے رجوع کیا اور اپنے والد صاحب سے فون بھی کروایا کہ میں نے تمہیں اپنے نکاح میں واپس لیا اب میری بیوی کہتی ہے کہ 11 تاریخ کو آپ نے رجوع کیا مگر اس درمیان میں نے اپنا حیض مکمل کرلیا ہے اسلئے نکاح دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔ اور اپنے والد کی رضامندی کے بغیر وہ نکاح پڑھانے پر رضامند نہیں ہے۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرا نکاح قائم ہے یا نہیں؟ اور اگر نہیں رہا تو کیا طلاق بائن ہو گئی اور اگر ہو گئی تو نکاح کی کوئی وقتی تحدید ہے؟ جسکے دوران میں نکاح کا حق رکھتا ہوں؟۔

الجواب ــــــــــ حامداً ومصلیاً

سائل نے جب واضح اور صریح الفاظ کیساتھ طلاق دی ہے تو یہ طلاق رجعی شمار ہوتی ہے اور طلاقِ رجعی میں عورت اگر حاملہ نہ ہو تو اسکی تین ماہواریاں پورے ہونے سے پہلے شوہر کو رجوع کرنے کا شرعاً حق حاصل ہے محض ایک یا دو ماہواریاں گزرنے سے یہ طلاق طلاقِ بائن کے حکم میں نہیں ہوجاتی۔ بلکہ اس کے بائن بننے کیلئے مکمل طور پر تین ماہواریوں کا گزرنا شرط ہے جیساکہ قرآن کریم میں ہے۔

«وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ، الآیة» اور حدیثِ مبارکہ میں ہے۔

عن نافع عن ابن عمر قال طلقت امرأتی وھی حائض فذکر ذلک عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعھا حتی تطھر ثم تحیض ثم تطھر ثم ان شاء طلقھا قبل ان یجامعھا وان شاء امسکھا فانھا العدۃ التی امرہ اللہ - (الحدیث)

(جاری ہے)

وفی الفقه الاسلامی: أما الطلاق الرجعی: فهو الذی
یملك الزوج بعده إعادة المطلقة إلی الزوجیة من غیر حاجة
الی عقد جدید مادامت فی العدة، ولو لم ترض (الی قوله)
فإذا انتهت العدة انقلب الطلاق الرجعی بائنا فلا یملك
الزوج إرجاع زوجته المطلقة إلا بعقد جدید اھ (ج ۹ ص ۴۳۲)

پس صورتِ مسئولہ میں جب شوہر نے طلاق کے بعد ایک مہینے کے اندر اندر رجوع کرلیا ہے، اور اس مدت میں تین ماہواریوں کا مکمل ہونا یقیناً ناممکن ہے تو شوہر کا رجوع شرعاً بھی درست منعقد ہوچکا ہے اور یہ دونوں باہم میاں بیوی بن گئے ہیں، عورت کا بلاوجہ شرعی یہ کہنا کہ اسے طلاق بائن ہوکر ان دونوں کا باہم عقدِ نکاح ختم ہوچکا ہے، قطعاً درست نہیں اسے اپنے مذکور ناجائز طرزِ عمل سے احتراز کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے شوہر کے پاس واپس آکر اپنے گھر کی آبادی کی فکر لازم ہے، ورنہ مزید تاخیر کی صورت میں وہ گناہگار ہوگی اور اس کے والد کو بھی چاہیئے کہ اس معاملہ کو ذاتی انا کا مسئلہ بنانے کے بجائے سمجھداری اور عاقبت اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس گھر کو آباد رکھنے کی سعی کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
محمد شاہد عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۸ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۸ جمادی الآخرہ ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
عبداللہ شوکت [illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

نائب رئیس دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

رئیس دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دارالافتاء 11760 12/5/11 جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کراچی